ثناء پڑھتے ہوئے خاموش رہنے سے سجدہ سہو واجب ہونے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Faj -7500 تاریخ:20-12-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شخص نے پہلی رکعت میں کچھ ثناء پڑھی اور بھول گیا، درمیانِ ثناء ایک رکن کی مقدار سوچتا رہا اور خاموش رہا اور پھر ثناء مکمل کی، کیا اس صورت میں مذکورہ شخص پر سجدہ سہو واجب ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب کوئی شخص نماز میں بھول جائے اور ایک رکن یعنی تین سبحان اللہ کہنے کی مقدار سوچتا رہے اور اس سوچنے سے نماز کے فرض یا واجب کی ادائیگی میں تاخیر لازم آئے، تو اس صورت میں سجدہ سہو لازم ہو گا، سجدہ سہو نہیں کیا، تو نماز واجب الاعادہ ہو گی۔ پوچھی گئی صورت میں جب مذکورہ شخص نے پہلی رکعت میں کچھ ثناء پڑھی، پھر بھول گیا اور درمیان ثناء ایک رکن کی مقدار خاموش رہا اور یاد آنے پر ثناء مکمل کی، تو اس سوچنے سے نماز کے ایک فرض یعنی قراءت کی ادائیگی میں تاخیر لازم آئی، لہذا مذکورہ صورت میں سجدہ سہو واجب ہو گا اور سجدہ سہو نہ کرنے کی صورت میں نماز واجب الاعادہ ہو گی۔

اس کی قریب ترین نظیر کتب فقہ میں درج یہ مسئلہ ہے کہ کسی نے نماز شروع کی اور تکبیر

تحریمہ کے متعلق شک ہوا کہ پڑھی ہے یا نہیں پڑھی، اس سوچ میں ایک رکن کی مقدار خاموش رہا، تو سجدہ سہو واجب ہو گا، کیونکہ اس سے نماز کے ایک رکن یعنی قراءت کی ادائیگی میں تاخیر ہو گئی۔

اس کی ایک اور نظیر یہ بھی ہے کہ کوئی شخص قعدہ میں تشہد کے بعد سلام بھول گیا اور ایک رکن کی مقدار خاموش رہا، پھر اس کو سلام یاد آیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا، کیونکہ اس خاموشی کی وجہ سے سلام کا واجب مؤخر ہوا ہے۔

منیۃ المصلی میں ہے: "الاصل فی التفکر ان منعه عن اداء رکن او واجب یلزمه السهو" یعنی تفکر میں اصول یہ ہے کہ اگر اس تفکر نے نمازی کو ادائے رکن یا واجب سے روکا، تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

(منية المصلی مع شرح حلبة المجلی، جلد2، صفحه460، مطبوعه بیروت)

الحمد شریف کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے خاموشی کے متعلق سوال کے جواب میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "الحمد شریف کے بعد امام نے سانس لیا اور آمین کہی اور شروع سورت کے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور بسم اللہ کو خوب ترتیل سے ادا کیا، تو اس قدر میں ایک سورت چھوٹی پڑھنے کی ضرور دیر ہو جائے گی، مگر اس میں حرج نہیں، بلکہ یہ سب باتیں مطابق سنت ہیں، **سکوت اتنی دیر کیا کہ تین بار سبحان اللہ کہہ لیتا، تو یہ سکوت اگر بربنائے تفکر تھا کہ سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں، تو سجدہ سہو واجب ہے، اگر نہ کیا، تو اعادہ نماز کا واجب ہے اور اگر وہ سکوت عمداً بلا وجہ تھا، جب بھی اعادہ واجب۔**"

(فتاوی رضویه، جلد08، صفحه192، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

خانیہ میں ہے: ”ولو افتتح الصلاۃ ثم شك انه هل كبر للافتتاح ثم تذكر انه كبران شغله التفكر عن اداء شيء من الصلاۃ كان عليه السهو والا فلا “یعنی اگر کسی نے نماز شروع کی اور تکبیر تحریمہ کہنے میں شک ہوا، پھر یاد آیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہے، تو اگر اس کے سوچنے نے اس کو نماز میں سے کسی شے کے ادا کرنے سے مشغول کر دیا تھا، تو سجدہ سہو لازم ہو گا، ورنہ نہیں۔ **(فتاوی قاضی خان، جلد1، صفحہ114، مطبوعہ بیروت)**

صغیری میں ہے: ”(ومن شک فی) حال (القیام) انه (کبر للافتتاح ام لا فتفکر) فی ذلک (وطال تفکرہ) قدر اداء رکن (وعلم) بعد ذلک (انه) قد کان (کبر او ظن) ای غلب علی ظنه فی الصورة المذکورة (انه لم یکبر فاعاد التکبیر ثم تذکر انه قد کبر فعلیه السهو) للزوم تأخیر الواجب وهو القرأة من تفکرہ “یعنی کسی کو حالت قیام میں شک ہوا کہ اس نے تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہیں کہی، اور یہ سوچنا ایک رکن کی مقدار طویل ہو گیا، اس قدر تفکر کے بعد معلوم ہوا کہ تکبیر تحریمہ کہی تھی یا اس صورت میں یہ غالب گمان ہوا کہ تکبیر تحریمہ نہیں کہی، پھر اس نے تکبیر تحریمہ کہی، بعد میں پتا چلا کہ تکبیر کہی تھی، تو ان صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو گا، کیونکہ اس صورت میں تفکر کی وجہ سے ایک واجب (یعنی قرات) مؤخر ہوا ہے۔ **(صغیری، صفحہ212، مطبوعہ تُرکی)**

غنیۃ المستملی میں ہے: ”(ان سها عن السلام) یعنی بالسهو عن السلام (بانه اطال القعدة) الاخيرة ساكنا قدر ركن او اكثر (على ظن انه خرج من الصلوٰة) ثم علم انه لم یخرج ولم یسلم (فسلم) یسجد للسهو لتاخيره الواجب “یعنی اگر کوئی شخص سلام بھول گیا اور اس نے ایک رکن یا اس سے زائد کی مقدار خاموش رہتے ہوئے

قعدہ اخیرہ طویل کر دیا اس گمان سے کہ وہ نماز سے نکل چکا ہے، پھر اسے یاد آیا کہ وہ نماز سے خارج نہیں ہوا اور اس نے سلام نہیں پھیرا، تو وہ سلام پھیرے اور سجدہ سہو بھی کرے، کیونکہ اس سے واجب میں تاخیر ہوئی ہے۔ (غنیۃ المستملی (حلبی کبیری)، صفحہ 401، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

25 جمادی الاولی 1444ھ/20 دسمبر 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے